

التحقیق لعید میلاد المصطفیٰ ﷺ

فی ضوء الاجوبۃ المدلّلۃ للاعتراضات الواردۃ علیہ

﴿یعنی میلاد النبی ﷺ پر وارد ہونے والے اعتراضات کے مدلل جوابات کی روشنی میں عید میلاد مصطفیٰ ﷺ کی تحقیق﴾

از قلم

مولانا مفتی محمد ندیم خاں

بتاریخ: بروز جمعۃ ۱۱/ ربیع الاول ۱۴۳۱ ہجری بمطابق 26 فروری 2010ء

نحمدہ و نصلی و نسلم علی رسولہ الکریم، اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ تعالیٰ کا کروڑہا کروڑ احسان ہے کہ اس نے ہمیں انسان پیدا کیا، انسان پیدا کرنے کے بعد ہمیں مسلمان بنایا اور اپنے حبیب ﷺ کا سچا غلام بنایا، جس کے لئے ساری کائنات بنائی گئی اور اس حبیب کے کیا کہنے جس پر رب کریم خود درود بھیجتا ہے۔ ربیع الاول شریف ۱۴۳۱ ہجری میں نام نہاد اہل حدیث و غیر مقلدین حضرات کی ایک مسجد سے ایک پمفلٹ شائع ہوا، جس میں جشن عید میلاد النبی ﷺ پر تیس اعتراضات کیے گئے، لہٰذا محبان رسول ﷺ ہونے کے تحت ہم نے اپنی بساط کے مطابق اپنے رسول ﷺ کے دفاع کی ٹھانی، چنانچہ ہم قرآن و حدیث اور محدثین کے اقوال سے ان تیس اعتراضات کے جوابات دے رہے ہیں۔

❁ **اعتراض #1:** تینتیس سالہ دورِ نبوت میں ۱۲ ربیع الاول کو منائے جانے والی عید یا نکالے جانے والے جلوس کا کوئی ثبوت ملتا ہے تو حوالہ دیجئے۔

﴿...جواب...﴾ سب سے پہلے میلاد کے لغوی و اصطلاحی معنی پڑھئے: میلاد کے لغت میں معنی ہیں "بچہ جننا"۔ اور اصطلاح میں اس کے معنی ہیں: "حضور ﷺ کی ولادت کی خوشی میں آپ کے معجزات و خصائل اور سیرت و شمائل بیان کرنا"۔ اور سرکار ﷺ نے خود اپنا میلاد منایا: (حدیث:) حضرت ابو قتادہ بیان فرماتے ہیں کہ بارگاہِ رسالت میں عرض کی گئی: یا رسول اللہ ﷺ! آپ پیر کا روزہ کیوں رکھتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یَومَ وُلِدْتُ و یومَ اُنْزِلُ عَلَیَّ یعنی اسی دن میں پیدا ہوا اور اسی دن مجھ پر وحی نازل ہوئی"(صحیح مسلم، 2/819، رقم:1162/ امام بیہقی: السنن الکبری، 4/286، رقم:8182)۔ نیز حدیث سے ثابت ہے کہ حضور ﷺ نے اپنی ولادت کی خوشی کے اظہار کیلئے بکرا ذبح فرمایا۔(امام سیوطی: الحاوی للفتاوی، 1/196/ حسن المقصد فی عمل المولد، 65/ امام نبہانی: حجۃ اللہ علی العالمین، 237) اس سے معلوم ہوا کہ میلاد منانا سنت رسول ﷺ ہے۔ جہاں تک بات ہے مروجہ طریقے سے عید میلاد النبی ﷺ منانے یا جلوس نکالنے کی تو اس کا جواب یہ ہے کہ جیسے جیسے زمانہ ترقی کرتا رہا لوگ ہر چیز احسن سے احسن طریقے سے کرتے رہے، پہلے مساجد بالکل سادہ ہوتی تھیں اب اس میں فانوس، ٹائلز اور دیگر چراغاں کرکے اسے مزین کرکے بنایا جاتا ہے، پہلے قرآن پاک سادہ طباعت میں ہوتے تھے اب خوبصورت طباعت میں آتے ہیں وغیرہ وغیرہ۔ اسی

طرح پہلے میلاد سادہ انداز میں ہوتا تھا، صحابہ کرام اور تابعین اپنے گھروں پر محافل منعقد کیا کرتے تھے اور صدقہ و خیرات کیا کرتے تھے۔

❁ **اعتراض #2:** تیس سالہ دور خلافت راشدہ میں ایک مرتبہ بھی اگر عید منائی گئی یا جلوس نکالا گیا تو معتبر حوالہ دیجئے۔

❁ **...جواب...** جی ہاں! صحابہ کرام علیہم الرضوان نے بھی سرکار ﷺ کے سامنے انکا میلاد منایا اور میرے آقا ﷺ نے اس سے منع نہیں فرمایا بلکہ خوشی کا اظہار فرمایا۔ چنانچہ جلیل القدر صحابی حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ بارگاہ رسالت ﷺ میں قصیدہ پڑھ کر جشن ولادت منایا کرتے تھے۔ (حدیث)" سرکار ﷺ خود حضرت حسان کیلئے منبر رکھا کرتے تھے تاکہ وہ اس پر کھڑے ہو کر سرکار ﷺ کی تعریف میں فخریہ اشعار پڑھیں اور سرکار ﷺ حضرت حسان کیلئے دعا فرماتے کہ اے اللہ! روح القدس (جبریل علیہ السلام) کے ذریعے حسان کی مدد فرما"۔ (صحیح بخاری: 1 / 65)۔ میلاد کے اصطلاحی معنی محافل منعقد کر کے میلاد کا تذکرہ کرنا ہے جو ہم نے مذکورہ احادیث سے ثابت کیا ہے، تم لوگ میلاد کی نفی میں ایک حدیث دکھا دو جس میں واضح طور پر یہ لکھا ہو کہ میلاد نہ منائی جائے، حالانکہ کئی ایسے کام ہیں جو صحابہ کرام نے نہیں کئے مگر ہم اسے کرتے ہیں چونکہ انہیں منع نہیں کیا گیا اور وہ دین کے خلاف بھی نہیں لہٰذا وہ جائز و روا ہیں۔

❁ **اعتراض #3:** اس جلوس کی شرعی حیثیت کیا ہے؟ فرض، واجب، سنت یا مستحب؟

❁ **اعتراض #4:** عید الفطر کے بارے میں حضور ﷺ نے فرمایا یہ تمہاری عید ہے، عید الاضحیٰ کے بارے میں بھی فرمایا کہ یہ دن تمہاری عید کا دن ہے۔ آپکی اس تیسری عید کے بارے میں حضور ﷺ نے کچھ فرمایا ہے؟

❁ **...جواب...** عید میلاد النبی ﷺ منانا اور اس میں محافل و جلوس نکالنا اہل محبت کا تہوار ہے۔ نہ فرض ہے نہ واجب بلکہ سنت و مستحب ہے، جیسا کہ مذکورہ احادیث سے ثابت ہوا نیز محبت والے کاموں کو واضح بیان نہیں کیا جاتا بلکہ اسکی جانب اشارہ کیا جاتا ہے۔"(القرآن:) عیسیٰ ابن مریم نے عرض کی کہ اے ہمارے رب! ہم پر آسمان سے ایک خوان اتار کہ وہ ہمارے لئے عید ہو ہمارے اگلے پچھلوں کی اور تیری طرف سے نشانی"۔ (دلیل:) حضرت عیسی علیہ السلام کے ذریعہ ہم تک یہ سوچ منتقل ہوئی کہ جس دن خوان نعمت اترے اس دن عید منائی جائے تو جس دن جان رحمت ﷺ اتریں تو اس دن عید کیوں نہ ہو؟ (حدیث:) حضرت ابو لبابہ بن منذر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ

حضور ﷺ نے فرمایا کہ جمعہ کا دن تمام دنوں کا سردار ہے اور اللہ کے ہاں تمام سے عزیز ہے، اور یہ اللہ تعالیٰ کے ہاں یوم الاضحیٰ اور یوم الفطر سے افضل ہے"۔(مشکوۃ: باب الجمعۃ) اب جمعہ کا دن عید الاضحیٰ اور عید الفطر سے کیوں افضل ہے؟ ملاحظہ کیجئے۔(حدیث:) حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرکار ﷺ نے فضلیت جمعہ بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ تمہارے دنوں میں سب سے افضل جمعہ کا دن ہے، اس میں آدم علیہ السلام کو پیدا کیا گیا اور اسی میں ان کا وصال ہوا"۔(ابوداؤد، ابن ماجہ، نسائی) تو یہاں حضور ﷺ اشارۃً فرما گئے یعنی اشارۃ النص ہے کہ اے مسلمانوں! اب تم خود سمجھ لو کہ جس دن حضرت آدم علیہ السلام کی ولادت ہو وہ دن عید کا دن ہے تو پھر وہ دن کس قدر مقدس ہو گا جس دن اس دنیا میں میری ولادت ہوئی۔ سو اب ہمیں جان لینا چاہیئے کہ جس دن جان کائنات ﷺ کی ولادت ہوئی وہ دن عید الفطر، عید الاضحی، یوم الجمعۃ اور شب قدر سے بھی افضل ہے، کیونکہ اسی جان کائنات ﷺ کے طفیل میں تمام تہوار نصیب ہوئے اور آپ ﷺ نے اپنا میلاد خود منایا جس کی تفصیل پہلے گزر چکی ہے۔

❁ **اعتراض #5:** ائمہ اربعہ رحمہم اللہ میں سے بھی کسی نے یہ عید منائی تھی؟ اور جلوس میں شرکت کی تھی؟ اور میلاد کی مجلس میں حضور ﷺ کے ذکر پر کھڑے ہوئے تھے؟ صرف ایک ہی معتبر حوالہ پیش کر دیں۔

❁ **اعتراض #6:** شیخ عبدالقادر جیلانی (پیران پیر) نے اگر زندگی میں ایک دفعہ بھی یہ عید منائی ہو تو معتبر حوالہ دیجئے۔

﴿...جواب...﴾ الحمد للہ ہمارے ائمہ اربعہ اور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ سے میلاد شریف منانا ثابت ہے، مگر اسے ثابت کرنے سے پہلے ہمارا غیر مقلدین و اہل حدیث حضرات سے سوال ہے کہ آپ لوگ تو ائمہ اربعہ کا ہی سرے سے انکار کرتے ہو۔ اگر ہم ثابت کر بھی دیں تو آپ لوگ اسے تسلیم نہیں کروگے کیونکہ جب کوئی شخص کسی کی ذات کا انکار کرتا ہو تو وہ اس کے عمل کو کیسے تسلیم کرے گا؟ اس کے بعد ہمارا دوسرا سوال یہ ہے کہ میلاد سے عداوت میں تم لوگ یہ بھول گئے کہ تمہارے نزدیک تو ائمہ اربعہ امام ہی نہیں، پھر تم نے چاروں کو امام کیسے لکھ دیا؟ نیز جب ہم نے صحابہ کرام اور خود حضور ﷺ سے میلاد کا ثبوت پیش کر دیا ہے اور تم پھر بھی نہیں مان رہے ہو تو ائمہ اربعہ اور غوث اعظم کا مرتبہ ان سے زیادہ کوئی ہے؟ اگر واقعی ماننا چاہتے تو یہی دلیل کافی ہوتی مگر تم لوگ فتنہ و فساد پھیلانے اور عوام اہل سنت کا ذہن خراب کرنے کیلئے حضور ﷺ کی عداوت میں میلاد النبی ﷺ پر طرح طرح کے الزامات عائد کرتے ہو؟ واہ رے وھابی! تیرے کیا کہنے؟

❁ **اعتراض #7**: اس عید کو منانے کی وجہ سے صرف ہم آپ کے معتوب ہیں یا صحابہ رضی اللہ عنھم اجمعین، تابعین، ائمہ مجتہدین اور محدثین رحمہم اللہ بھی؟

❁ **اعتراض #8**: سب سے پہلے یہ عید کب اور کہاں منائی گئی؟ جلوس کب نکلا، صدارت کس نے کی؟ جلوس کہاں سے نکل کر کہاں پر اختتام پذیر ہوا؟

﴿...**جواب**...﴾ ہاں تم نے صحیح کہا۔ اس عید کو نہ منانے کی وجہ سے صرف تم لوگ ہی معتوب ہو ورنہ رہے صحابہ کرام علیہم الرضوان، تابعین، تبع تابعین، ائمہ مجتہدین و محدثین رحمہم اللہ، تو وہ تمام لوگ الحمد للہ اپنے اپنے انداز میں میلاد منایا کرتے تھے۔ اور وہ تمام اہل سنت تھے جیسا کہ پہلے ذکر کر دیا گیا۔ رہا مسئلہ کہ سب سے پہلے کس نے عید منائی؟ تو پیچھے حدیث مذکور ہوئی کہ حضور ﷺ خود میلاد منایا کرتے تھے، تو اسکی ابتداء گویا حضور ﷺ نے خود ہی فرمائی۔ نیز جلوس وغیرہ شرعاً جائز و رواہیں۔ "(حدیث:) امام مسلم کی روایت کے مطابق جب سرکار ﷺ مکہ سے مدینہ پہنچے تو فَصَعِدَ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ فَوْقَ الْبُيُوتِ وَتَفَرَّقَ الْغِلْمَانُ وَالْخَدَمُ فِي الطُّرُقِ يُنَادُونَ: يَا مُحَمَّدُ، يَا رَسُولَ اللهِ، يَا مُحَمَّدُ، يَا رَسُولَ اللهِ۔" (صحیح مسلم، رقم:2009، کتاب الزھد) یعنی تمام مرد و عورتیں چھتوں پر چڑھ گئے اور بچے اور خدّام راستوں پر بکھر گئے اور وہ سب یہ نعرے لگا رہے تھے کہ یَا مُحَمَّدُ، یَا رَسُولَ اللہ، یَا مُحَمَّدُ، یَا رَسُولَ اللہ۔ تو اس حدیث سے ثابت ہوا کہ نعرے اور جلوس نکالنا حضور ﷺ کے سامنے بھی ہوا مگر حضور ﷺ نے اس سے منع نہیں فرمایا۔ منکرین اس حدیث کے جواب میں کوئی حدیث پیش کریں جس سے عدم جواز ثابت ہو!!!

❁ **اعتراض #9**: دونوں عیدوں کے خطبے تو مشہور ہیں اس عید کا خطبہ کونسا ہے؟

❁ **اعتراض #10**: دونوں عیدوں کی تو نمازیں بھی ہیں یہ بھی اگر عید ہے تو اس عید کی نماز کیوں نہیں؟

❁ **اعتراض #11**: دونوں عیدوں کے احکام حدیثوں میں بھی ملتے ہیں۔ یہ عید احکام سے محروم کیوں؟

﴿...**جواب**...﴾ ان سوالات میں غیر مقلدین حضرات نے خواہ مخواہ اپنی طرف سے یہ گھڑ لیا ہے کہ عید میلاد النبی ﷺ کو ہم عید الاضحی اور عید الفطر پر قیاس کرتے ہیں، تو جس طرح ان کے خطبات اور نمازیں ہوتی ہیں اسی طرح عید میلاد النبی ﷺ کے بھی بیان کرو؟ تو آپ کی اطلاع کیلئے عرض ہے کہ عید میلاد النبی ﷺ اصطلاحی عید نہیں ہے جس میں مخصوص عبادات لازم کی گئی ہوں اور روزہ رکھنا حرام کیا گیا ہو بلکہ یہ عرفی عید ہے یعنی عرفاً دنیا بھر کے تمام مسلمان اس دن جان کائنات ﷺ کی محبت کی خوشی میں اہتمام کرتے ہیں۔ نیز ایسا نہیں ہے کہ ہم عید میلاد النبی ﷺ

کو مقیس اور عید الفطر اور عید الاضحی کو مقیس علیہ قرار دیتے ہیں بلکہ عید میلاد النبی ﷺ کیلئے لفظ عید کا استعمال بمعنی خوشی ہے اور اسکی اپنی جگہ ایک مسلّم حیثیت ہے جیسا کہ مذکورہ احادیث سے صراحۃً پتا چلتا ہے۔ اس سے انکی جہالت و عداوت بخوبی عیاں ہو جاتی ہے۔ ان اعتراضات کے جوابات کی تفصیل جواب نمبر 3، 4 کے ضمن میں ذکر کر دیئے گئے ہیں، ملاحظہ ہوں۔

۞ **اعتراض #12:** اگر یہ عید مسلمانوں میں شروع سے چلی آرہی ہے تو پھر مؤرخین کا پیدائش کی تاریخ میں شدید اختلاف کیوں؟ کوئی اگر اس تاریخ کو پیدائش ہی نہ مانے اور ہو بھی بریلوی رہنما تو اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟

﴿...**جواب**...﴾ اگرچہ مؤرخین کا میلاد النبی ﷺ کی تاریخ میں اختلاف ہے مگر جمہور صحابہ، فقہاء و مسلمین کا اس بات پر اجماع ہے کہ تاریخ میلاد بارہ ربیع الاول بروز پیر ہے۔ اس بارے میں چند دلائل درج ذیل ہیں (i) :حضرت جابر بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ عام الفیل بروز دوشنبہ بارہ ربیع الاول کو پیدا ہوئے، اسی روز آپ ﷺ کی بعثت ہوئی، اسی روز معراج ہوئی اور اسی روز ہجرت کی اور جمہور اہل اسلام کے نزدیک یہی تاریخ بارہ ربیع الاول مشہور ہے۔ (سیرت ابن کثیر: 199/)۔ (ii) امام ابن جریر طبری علیہ الرحمۃ جو کہ مؤرخ ہیں اپنی کتاب تاریخ طبری جلد 2، صفحہ 125 پر لکھتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی ولادت پیر کے دن ربیع الاول شریف کی بارہویں تاریخ کو عام الفیل میں ہوئی۔ (iii) اہل حدیث کے مشہور عالم نواب سید محمد صدیق حسن خان بھوپالی لکھتے ہیں کہ ولادت شریف مکہ مکرمہ میں وقت طلوع فجر بروز دوشنبہ شب دوازدہم (۱۲) ربیع الاول عام الفیل کو ہوئی، جمہور علماء کا یہی قول ہے، ابن جوزی علیہ الرحمۃ نے بھی اس سے اتفاق کیا ہے۔ (الشمامۃ العنبریۃ فی مولد خیر البریۃ، 7) (غیر مقلدوں! اپنے مشہور عالم کی تو تقلید کرلو (iv) (مصری ماہر فلکیات کے نزدیک بھی ولادت کی تاریخ بارہ ہے، مصر کے علماء بھی بارہ ربیع الاول کو جشن ولادت مناتے ہیں۔ (v) برصغیر کے مشہور محدّث شاہ عبد الحق محدّث دہلوی علیہ الرحمۃ اپنی کتاب مدارج النبوۃ دوسری جلد صفحہ نمبر ۱۵ پر میلاد کا دن پیر کا اور تاریخ بارہ ربیع الاول لکھتے ہیں۔ تو ثابت ہوا کہ بارہ ربیع الاول پر جمہور کا اتفاق ہے اور اگر کوئی اپنی دلیل سے اسے نہ مانے تو بالدلیل اختلاف کرنے کا حق کسی کو بھی ہے۔

❁ **اعتراض** #13: جو عیدیں حضور ﷺ نے بتادیں، کیا اس سے کم زیادہ کرنے کا ہمیں اختیار ہے؟

❁ **اعتراض** #14: عید جیسی خوشی ہونا اور عید منانا کیا دونوں میں فرق نہیں؟

﴿جواب﴾ یہ دونوں اعتراض بھی غیر مقلدین اور وھابیوں کی خرافاتی ذہن کی پیداوار ہیں۔ بہر حال جیسا کہ ثابت ہو چکا کہ عید میلاد النبی ﷺ خود نبی پاک ﷺ کے فعل سے ثابت ہے، بلکہ ہم تو سالانہ صرف اسی دن کو مناتے ہیں حضور ﷺ تو ہر پیر کو ولادت اور نزول وحی کی خوشی میں روزہ رکھا کرتے تھے۔ تو اس دن عید جیسی خوشی منانا یا عید منانا ایک ہی معنی رکھتا ہے کوئی بھی عقلمند یہ بخوبی سمجھ سکتا ہے کہ اس میں کوئی فرق نہیں، کیونکہ یہ اہل محبت کا تہوار ہے اہل عداوت کا نہیں۔

❁ **اعتراض** #15: اپنے رہنما کی پیدائش پر عید منانا یہود و نصاری کا طریقہ ہے یا صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کی سنت؟

❁ **اعتراض** #16: حضور ﷺ نے جو مکمل دین پہنچایا کیا اس میں یہ ربیع الاول والی عید بھی تھی؟

❁ **اعتراض** #17: مَن تَشَبَّهَ بِقَومٍ فَهُوَ مِنهُم کا کیا مطلب ہے؟ کیا آپ کا یہ فعل یہودی اور عیسائیوں کے مشابہ نہیں کہ وہ بھی اپنے نبی کی پیدائش پر عید مناتے ہیں اور آپ بھی۔

❁ **اعتراض** #18: اگر یہ عید محبت کا معیار ہے تو کیا امہات المومنین، بنات رسول ﷺ، صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کو حضور ﷺ سے آپ جتنی بھی محبت نہیں تھی؟ انہوں نے تو زندگی میں یہ عید ایک مرتبہ بھی نہیں منائی۔

﴿جواب﴾ غیر مقلدین حضرات کو عید میلاد النبی ﷺ سے جانے کیا عداوت ہے کہ وہ اس جائز و مستحب کام کو یہود و نصاری سے مشابہ قرار دے کر ناجائز قرار دینا چاہتے ہیں۔ حالانکہ اگر وہ یہ کام کرنا چاہتے ہیں تو اتنی تگ و دو کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے، بلکہ صرف اتنا کریں کہ ایک حدیث سے یہ ثابت کر دیں کہ حضور ﷺ یا کسی صحابی نے میلاد منانے سے منع فرمایا ہو۔ مگر ان عقلمندوں سے یہ آسان کام نہیں ہوتا، اور ہو بھی کیسے؟ کیونکہ حضور ﷺ کے صحابہ، ائمہ، فقہاء اور اہل محبت مسلمین و مسلمات بلکہ خود حضور ﷺ سے میلاد منانا ثابت ہے جیسا کہ ماقبل ذکر ہو چکا۔ مزید یہ کہ ہم یوم ولادت مناتے ہیں اور یوم ولادت منانا یہود و نصاری کی رسم نہیں ہے، نیز اس سے یہ بھی ثابت ہو گیا کہ حضور ﷺ نے جو مکمل دین پہنچایا اس میں عید میلاد بھی ہے اور مَن تَشَبَّهَ بِقَومٍ فَهُوَ مِنهُم، اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جو شخص جس قوم کی مشابہت اختیار کرے گا وہ اس کے ساتھ ہو گا۔ چنانچہ ہم اہل سنت و جماعت تو

الحمدللہ حضور ﷺ سے محبت اور میلاد منانے کی وجہ سے اُن کے اور انکے صحابہ کرام علیہم الرضوان کے ساتھ ہونگے جبکہ یہ غیر مقلدین اپنا حشر سوچ لیں کہ وہ عداوت میں ایک تو میلاد نہیں منا رہے بلکہ اس طرح کی خرافات و بکواسات کرکے اپنی آخرت اور تباہ کررہے ہیں۔ نیز اس اعتراض کا جواب بھی گزر گیا کہ صحابہ کرام، امہات المومنین و بنات رسول ﷺ وغیرہم علیہم الرضوان نے اپنے اپنے انداز میں اپنی محبت کے مطابق میلاد مصطفی ﷺ منایا جیسا کہ سیرت و احادیث کی کتب سے ثابت ہے کہ حضور ﷺ کے شمائل و خصائل، اخلاق و معجزات اور آپ ﷺ کے اسوۂ حسنہ کے واقعات بڑے جوش و فخر سے بیان کیا کرتے تھے اور حضور ﷺ کی شان میں مدح سرائی کیا کرتے تھے یہی تو وجہ ہے کہ یہ کتب سیرت اور احادیث (مثلاً صحاح ستہ) ہم تک متواتراً پہنچیں جن کے بغیر غیر مقلدین کے دلائل مکمل نہیں ہوتے۔ تو اے غیر مقلدوں! یہ در حقیقت میلاد مصطفی ﷺ نہیں تو اور کیا ہے؟

❁ **اعتراض #19:** کیا عید بھی قیاسی چیز ہے؟ کسی کے فعل پر قیاس کرکے ہم ایک نئی عید نکال لیں؟ نیز قیاس کرنا مجتہدین کا کام ہے یا ایرے غیرے نتھو خیرے کا کام ہے؟

❁ **اعتراض #20:** کیا قیاس اور مقیس علیہ میں من کل الوجوہ مطابقت ضروری نہیں ہوتی؟

❁ **اعتراض #21:** جب حضور ﷺ کو نبوت ملی اس دن آپ عید کیوں نہیں مناتے؟ اگر عید منائے بغیر خوشی نہیں ہو سکتی تو اس دن عید کیوں نہیں مناتے؟

❁ **اعتراض #22:** معراج کے دن آپ خوشی کیوں نہیں مناتے؟ کیا معراج کی آپ کو خوشی نہیں؟

❁ **اعتراض #23:** کیا عیسائی اور یہودیوں کے ناجائز فعل پر قیاس کرنا جائز ہے؟

﴿...جواب...﴾ اعتراض نمبر 19، 20 اور 23 میں پھر ان غیر مقلدین حضرات نے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ عید میلاد النبی ﷺ یہودیوں اور عیسائیوں پر قیاس کرکے ثابت کی گئی ہے۔ حالانکہ ایسا نہیں ہے بلکہ پچھلے بے شمار دلائل سے یہ بخوبی ثابت ہو گیا کہ عید میلاد کو کسی اور پر قیاس کرکے جائز قرار نہیں دیا گیا بلکہ یہ خود ہی اصل ہے اور یہ حضور ﷺ سے ثابت ہے۔ جبکہ غیر مقلدین اس جائز اصل کو یہودیوں اور عیسائیوں کے ناجائز فعل پر قیاس کیا ہوا سمجھتے ہیں۔ واہ! کیا ایماندار لوگ ہیں؟ اور اعتراض نمبر 19 میں یہ بات بہت شاندار کہی کہ قیاس کرنا مجتہدین کا کام ہے یا ایرے غیرے نتھو خیرے کا کام ہے؟ تو واقعی یہ مجتہدین کا کام ہے اور ایرا غیرا نتھو خیرا کون ہے؟ یہ سوال نمبر 20 سے واضح ہو رہا ہے کہ کیا قیاس اور مقیس علیہ میں من کل الوجوہ مطابقت ضروری نہیں ہوتی؟ تو ان عقلمند و دانشمند غیر

مقلدین کی جناب میں عرض ہے کہ یہاں قیاس کی جگہ مقیس کا لفظ آئے گا اور سوال یہ ہونا چاہیئے تھا کہ کیا مقیس اور مقیس علیہ میں من کل الوجوہ مطابقت ضروری نہیں ہوتی؟ سو واقعی یہ ایرے غیرے نتھو خیرے کا کام نہیں ہے۔ نیز اعتراض نمبر 21 کا جواب یہ ہے کہ جس دن حضور ﷺ کو نبوت ملی وہ دن بتادیں؟ تاکہ ہم اس دن بھی خوشی منائیں۔ کیونکہ الحمد للہ اہل سنت کا یہ عقیدہ ہے کہ حضور ﷺ اس وقت بھی نبی تھے جب آدم علیہ السلام روح اور جسد کے درمیان تھے (جامع ترمذی، رقم: 3609) تو اس وقت دن تو متعین ہی نہیں ہوئے تھے تو اب کیا کریں؟ ہم جواب کے منتظر رہیں گے۔ اور اعتراض نمبر 22 کا جواب یہ ہے کہ ہم الحمد للہ معراج کی رات بھی عید مناتے ہیں اور اس رات تقریب تمام مساجد و مدارس میں معراج کے واقعات اور حضور ﷺ کے معجزات وشمائل بیان کئے جاتے ہیں اور غالباً ہمارے نزدیک یہی میلاد النبی ﷺ کی تعریف ہے۔ اور ہم الحمد للہ معراج پر یہ کیا کرتے ہیں۔ وہابیوں تم کیا کرتے ہیں یہ سننے کیلئے ہمارے کان بے تاب رہیں گے!!!

❁ **اعتراض** #24: قرآن کریم کا ہم سے مطالبہ حضور ﷺ کی اتباع کا ہے یا حضور ﷺ کی میلاد کا؟

❁ **اعتراض** #25: اگر ایک صف میں میلاد منانے والے ہوں اور ایک صف میں عید میلاد نہ منانے والے، تو نبی ﷺ، صحابہ کرام، امہات المومنین اور آل رسول رضی اللہ عنہم کس صف میں ہونگے؟

﴿...جواب...﴾ غیر مقلدین حضرات کا ہم پر یہ اعتراض کہ حضور ﷺ کی اتباع کا مطالبہ ہے یا میلاد کا تو یہ الحمد للہ ثابت ہو چکا کہ میلاد منانے میں ہی حضور ﷺ کی اتباع ہے جیسا کہ احادیث کی روشنی میں گزر چکا، نیز اگلے اعتراض کا جواب یہ ہے کہ اگر ایک صف میں میلاد نہ منانے والے غیر مقلدین ہوں اور دوسری صف میں میلاد منانے والے مسلمان ہوں تو حضور ﷺ اور صحابہ کرام علیہم الرضوان اسی صف کے امام ہونگے جس میں انکے مقلدین و مسلمین موجود ہوں اور وہ وہ ہیں جن کے بارے میں حضور ﷺ نے فرمایا کہ مَا اَنَا عَلَیْہِ وَ اَصْحَابِی یعنی اہل سنت وجماعت۔

❁ **اعتراض** #26: وہ انداز اختیار کرنا کیسا ہے جس سے یہ ظاہر ہوتا ہو کہ ہر بارہ ربیع الاول اعادہ ولادت ہوتا ہے؟

❁ **اعتراض** #27: احمد رضا کے نزدیک حضور اکرم ﷺ کی تاریخ ولادت کیا ہے؟

❁ **اعتراض** #28: آپ لوگوں کا عید میلاد النبی ﷺ پر شدید التزام پایا جاتا ہے جبکہ التزام و اصرار تو امور مستحبہ میں بدعت ہے تو پھر یہ بدعت کیوں نہیں؟

﴿...جواب...﴾ یہ اعتراض سرے سے ہی غلط ہے۔ کیونکہ اہل سنت و جماعت کے کسی بھی عمل و عقیدے سے یہ بات ثابت نہیں ہوتی کہ حضور ﷺ کا ہر سال بارہ ربیع الاول کو پیدا ہونا ثابت ہوتا ہو۔ بلکہ ہم تو حضور ﷺ کی ولادت پر خوشی مناتے ہیں جو کہ قرآن و حدیث سے ثابت ہے۔ نیز اعتراض نمبر 27 کا جواب یہ ہے کہ اعلیٰ حضرت، عظیم المرتبت، مجدد دین و ملت الشاہ امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ: ” ولادت کے بارے میں سات اقوال ہیں، مگر زیادہ مشہور و معتبر قول بارہویں تاریخ ہے (فتاویٰ رضویہ:26/411) (مزید فرماتے ہیں...) جمہور کے نزدیک یہی مشہور ہے اور اسی پر عمل ہے۔ (فتاویٰ رضویہ:26/412) (مزید فرماتے ہیں...) جو چیز جمہور کے نزدیک مشہور ہو اس کو بڑی وقعت حاصل ہوتی ہے اور وہ بارہویں تاریخ ہی ہے۔ (فتاویٰ رضویہ:26/427) (نیز فرماتے ہیں...) حرمین شریفین، مصر و شام، بلادِ اسلام اور ہندوستان میں مسلمانوں کا معمول بارہویں تاریخ ہے، اسی پر عمل کیا جائے۔ (فتاویٰ رضویہ:26/428)“۔ تو ان صریح دلائل سے ثابت ہو گیا کہ اعلیٰ حضرت کا قول و عمل بھی بارہویں تاریخ ہی تھا۔ اور اعتراض نمبر 28 کا جواب یہ ہے کہ ہمارے نزدیک میلاد النبی ﷺ میں التزام و اکراہ نہیں ہے۔ جو خوشی سے کرنا چاہے وہ کرے اور جو نہ کرنا چاہے وہ نہ کرے۔ نیز یہ کہاں سے ثابت ہے کہ مستحبات میں التزام و اصرار بدعت ہے بلکہ حدیث میں تو یہ آیا ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: خَيْرُ الْعَمَلِ اَدْوَمُهُ وَاِنْ قَلَّ یعنی بہترین عمل وہ جو ہے ہمیشہ کیا جائے اگرچہ تھوڑا ہو۔ تو یہاں حدیث میں بہترین عمل سے مراد فرائض نہیں ہو سکتے کیونکہ فرائض میں کمی نہیں ہو سکتی، یقیناً یہاں مراد نفل و مستحب ہی ہیں۔ تو یہاں حضور ﷺ ہمیں خود ہی مستحب کام کو التزام کے ساتھ کرنے کا حکم دے رہے ہیں اور غیر مقلدین حضرات حضور ﷺ سے اختلاف کرتے ہوئے یہ کہہ رہے ہیں کہ یہ بدعت ہے۔ اور اگر یہ اپنے اس قول میں صحیح ہیں کہ کسی مستحب کام کو التزام کے ساتھ کرنا بدعت ہے تو اس پر دلیل پیش کریں۔ ہم منتظر ہیں۔

❁ **اعتراض #29**: قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا ○ ترجمہ:۔ تم فرماؤ کہ اللہ ہی کے فضل اور اسی کی رحمت اور اسی پر چاہئے کہ خوشی کریں۔ (کنز الایمان) آپ لوگ عید میلاد النبی ﷺ کے ثواب کیلئے اس آیت کو پیش کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ، صحابہ کرام، ائمہ تفاسیر اور اکابرین اہل سنت میں سے کس نے اس آیت سے میلاد النبی ﷺ والی تیسری عید مراد لی ہے؟ خود آپ کے صدر الافاضل نعیم الدین حضرت ابن عباس اور قتادہ کے حوالہ سے کہتے ہیں کہ فضل سے مراد اسلام ہے اور رحمت سے مراد حدیث ہے۔ فرح کے معنی مفتی نعیم الدین صاحب خوش ہونا لکھتے ہیں عید منانا نہیں، اگر فرحت و خوشی کیلئے عید منانا ضروری ہے تو پھر اسلام ملنے پر، احادیث ملنے پر بھی ایک ایک عید

ہو گی، نبی اکرم ﷺ کے نبوت ملنے پر، حضور ﷺ کی تمام شادیوں پر، اولاد میں سے ہر ایک کی پیدائش پر عید منائیں۔ کیا آپ کو ان چیزوں کی خوشی نہیں ہے؟

﴿جواب﴾ غیر مقلدین حضرات نے خود تسلیم کر لیا کہ اس آیت میں جو فضل ہے اس سے مراد اسلام ہے اور رحمت سے مراد حدیث ہے اور دلالۃ النص اور اشارۃ النص سے یہ ثابت ہو رہا ہے کہ جب حدیث رحمت ہے تو جو حدیث والا ہے وہ یقیناً حدیث سے بڑی رحمت ہے اور جو جتنی بڑی رحمت ہے اسکی خوشی اتنی ہی زیادہ ہو گی نیز اس بات کی تائید قرآن پاک کی مشہور و معروف آیت ہے فرمایا کہ: وَمَآ اَرۡسَلۡنٰكَ اِلَّا رَحۡمَةً لِّلۡعٰلَمِيۡنَ o تو جب حضور ﷺ تمام عالمین کیلئے رحمت ہیں تو تمام ہی کو اسکی خوشی منانی چاہیئے، خصوصاً ان حضرات کو جو اپنے آپ کو اہل حدیث کہتے ہیں!!! نیز اس بات پر دلیل کہ رحمت سے مراد حضور ﷺ کی ذات پاک ہے تو آیئے ہم حضرت سیدنا عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت سے ہی ثابت کئے دیتے ہیں ملاحظہ ہو۔ چنانچہ علامہ آلوسی اپنی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ: "عَنِ ابۡنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنهما اَنَّ الفَضۡلَ العِلمُ وَالرَّحۡمَةَ مُحَمَّدٌ ﷺ"۔ (تفسیر روح المعانی: سورہ یونس آیت 58) یعنی حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ فضل سے مراد علم ہے اور رحمت سے مراد سیدنا محمد ﷺ ہیں۔ لو غیر مقلدوں! عقل کے اندھوں! اپنی حضور ﷺ سے عداوت کو پرے رکھ کر آنکھیں کھول کر اس روایت کو دیکھو کہ حضرت ابن عباس رحمت کی تفسیر جان کائنات ﷺ کی ذات پاک سے کر رہے ہیں۔ ارے ظالموں! اب تو اہل حق میں شامل ہو جاؤ۔ رہی بات یہ کہ معراج ہونے، اسلام ملنے، احادیث ملنے وغیرہ وغیرہ پر عید کیوں نہیں منائی جاتی؟ تو یہ بات عیاں ہے کہ ہم اہل سنت و جماعت کو ہی تو ان تمام چیزوں کی خوشی ہوتی ہے ورنہ ہمارے علاوہ اور کسے ہوتی ہے؟ کیا ان غیر مقلدین اور نام نہاد اہل حدیث کو ہوتی ہے؟ جو ان تمام اصول کی بھی اصل یعنی حضور ﷺ کی ذات پاک کو ہی عداوت کی وجہ سے اعتراضات کا نشانہ بناتے ہیں اور جب وہ اصل الاصول کے میلاد کی خوشی نہیں مناتے تو اصول کا درجہ تو اصل الاصول سے کم ہے۔ کیونکہ حضور ﷺ اللہ تعالی کی نعمت عظمیٰ ہیں اور وہ بھی ایسی نعمت جسے اللہ تعالی نے مسلمانوں کو جتایا ورنہ اور کسی نعمت کو نہ جتایا۔ چنانچہ قرآن مجید میں ارشاد باری تعالی ہے: "لَقَدۡ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الۡمُؤۡمِنِيۡنَ اِذۡ بَعَثَ فِيۡهِمۡ رَسُوۡلاً مِنۡ اَنۡفُسِهِمۡ" (الآیۃ) یعنی تحقیق اللہ نے مومنین پر احسان (عظیم) فرمایا کہ جب ان میں انہی میں سے (اپنا) رسول بھیجا۔ تو اے غیر مقلدوں وھابیوں! بتاؤ ہم اس نعمت عظمیٰ کا خوب چرچا کیوں نہ کریں؟ جواب دو!!!

اعتراض #30: کیا وجہ ہے کہ جہاں قربانی دینی پڑے وہاں جہاد کی فرضیت بھی نظر نہیں آتی۔ جہاں کھانے پینے کا مسئلہ ہو تو بدعت بھی واجب نظر آتی ہے؟

﴿...جواب...﴾ یہ غیر مقلدین کا ہم اہلِ سنت و جماعت پر سراسر بہتان و الزامِ عظیم ہے کہ ہم جہاد کی فرضیت کے وقت قربانی نہیں دیتے۔ کیونکہ 1857ء کی جنگ آزادی میں سب سے پہلے انگریز حکومت کے خلاف فتویٰ دینے والے علامہ فضل حق خیر آبادی علیہ الرحمۃ ہی تھے اور اس جنگ آزادی میں ایک کثیر علمائے اہل سنت و جماعت کو شہید کیا گیا تھا۔ اور جس وقت علمائے اہل سنت و جماعت کی لاشوں کو درختوں اور کھمبوں پر لٹکایا جارہا تھا اس وقت یہ وہابی غیر مقلد حضرات انگریز حکومت کو امن و سلامتی والی حکومت کہہ رہے تھے اور اس انگریز حکومت کے سامنے دست بستہ (ہاتھ باندھ کر) کھڑے ہو کر یہ مطالبہ پیش کر رہے تھے کہ اب ہمیں وھابی کے بجائے محمدی کا نام دیا جائے۔ تو اس وقت انہیں جہاد یاد نہ آیا کیونکہ اس وقت انکا خرچہ پانی جو بندھا ہوا تھا(جو چاہے ان غیر مقلدین کی تاریخ اٹھا کر دیکھ لے) اور آج کی دہشت گردی کو یہ جہاد کا نام دیتے ہیں؟ یہ کہاں کا جہاد ہے کہ مسلمانوں کو ہلاک کیا جائے اور انکی املاک کو نقصان پہنچایا جائے۔ اس جہاد کا ثبوت یہ لوگ ہمیں قرآن و حدیث سے دیدیں!!! یہ کہاں لکھا ہے کہ کسی کی عبادت گاہوں کو بم سے اڑادیا جائے؟ بلکہ ہمیں حدیث میں تو یہ ملتا ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ یہود و نصاریٰ کی عبادت گاہوں کو تباہ نہ کرنا۔ تو حضور ﷺ خود تو یہود و نصاریٰ کی عبادت گاہوں کی حفاظت کا حکم ارشاد فرمارہے ہیں اور یہ مسلمانوں کی عبادت گاہوں کو بموں سے اڑا کر کہاں کا جہاد ثابت کرنا چاہتے ہیں۔ اور یہ جو غیر مقلدوں نے ہمیں کھانے پینے کا طعنہ دیا ہے تو الحمدللہ ہم اہل سنت و جماعت تو میلاد اور فاتحہ کا پاکیزہ کھانا کھاتے ہیں جبکہ ان بد نصیبوں کے مقدر میں کیا ہے اس کے لئے انہی کی گھر کی کتاب "فتاوی اہل حدیث" کی یہ عبارت پڑھیئے۔ "ماکول اللحم (جن جانوروں کا گوشت کھایا جاتا ہے جیسے گائے، بکری وغیرہ) کا گوبر، پیشاب تک پاک اور حلال ہے"۔ (فتاوی اہل حدیث، 2/566، مطبوعہ سرگودھا)۔ اور علمائے دیوبند کا یہ فتویٰ بھی ملاحظہ کرلیں کہ: "عام پایا جانے والا کوا نہ صرف حلال ہے بلکہ باعث ثواب ہے"۔ (فتاوی رشیدیہ(کامل):598)۔ نیز میلاد کو حرام کہنے والوں کی یہ "پسند" بھی ملاحظہ فرمائیں کہ: "ہندو تہوار (ہولی/دیوالی) کی پوری کھانا جائز ہے، اور سودی رقم سے لگائی ہوئی ہندوؤں کی سبیل سے پانی پینے میں بھی کوئی حرج نہیں ہے"۔ (فتاوی رشیدیہ(کامل):575)۔

سوائے منکرینِ میلاد! تمہیں جانوروں کا گوبر و پیشاب، اڑتے ہوئے کوے اور ہندو تہوار کی پوریاں مبارک ہوں اور ہمیں رسول اللہ ﷺ کی میلاد کی پاکیزہ نیاز۔

﴿...آخری کیل...﴾ اہل حدیث حضرات کے تابوت میں آخری کیل ٹھوکنے کے مصداق میں ہم یہاں انکے مشہور و معروف اماموں کے اقوال پیش کر رہے ہیں جن میں انہوں نے خود عید میلاد النبی ﷺ کے ثبوت و جواز کا فتویٰ دیا۔ چنانچہ ان کے مشہور امام ابن تیمیہ لکھتے ہیں کہ: "نبی کی محبت و تعظیم میں میلاد منانا باعثِ ثواب ہے"۔ (اقتضاء الصراط المستقیم: 272، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت)۔ نیز ان کے ایک اور امام صدیق حسن خان بھوپالی لکھتے ہیں کہ: "جس کو حضرت محمد ﷺ کے میلاد شریف کا حال سن کر خوشی نہ ہو اور اس نعمت پر خدا کا شکر نہ کرے وہ مسلمان نہیں"۔ (الشمامۃ العنبریۃ فی مولد خیر البریۃ: 12)۔ نیز مسلک دیوبند کے بانی مولوی اشرف علی تھانوی صاحب اپنے پیر "حاجی امداد اللہ مہاجر مکی" کے حوالہ سے لکھتے ہیں کہ: "ہمارے علماء (دیوبند) میلاد شریف کے بارے میں بہت تنازع (اختلاف) کرتے ہیں، تاہم علماء جواز کی طرف بھی گئے ہیں، جب صورت جواز کی موجود ہے پھر کیوں ایسا تشدد کرتے ہیں اور ہمارے واسطے اتباع حرمین کافی ہے"۔ (امداد المشتاق:58، مطبوعہ لاہور)۔ تو اے منکرین! سن لو تمہارے بڑے ائمہ کا کیا حال ہے جو میلاد النبی ﷺ منانے کو نہ صرف جائز کہتے ہیں بلکہ باعث ثواب بھی کہتے ہیں اور دوسرے قول کے مطابق تو وہ شخص مسلمان ہی نہیں جو میلاد کی خوشی نہ منائے اور خدا کا شکر نہ کرے۔ تو اے منکروں! اب تمہارا کیا حال ہو گا کہ تم اپنے ہی امام کے قول سے ایمان سے خارج ہو گئے۔ اب تمہارے لئے عید میلاد النبی ﷺ منانا ضروری ہو گیا تاکہ کم از کم اپنے امام کے مطابق تو اپنی صفوف میں شامل ہو جاؤ ورنہ نہ تو تم گھر کے رہے نہ گھاٹ کے، تمہاری اوقات کیا ہوئی؟ وہ بتانا ضروری نہیں کیوں کہ اس محاورے کو سب ہی جانتے ہیں۔ تو تمہارے لئے غور و فکر کا مقام ہے کہ تمہارے بڑے ائمہ و بانی اسے جائز قرار دے رہے ہیں اور تمہارا یہ حال ہے؟ اب بھی وقت ہے غور و فکر کر لو!!!

﴿...لمحۂ فکریہ...﴾ میرے سنی اور مسلمان بھائیوں! یہ وہ اعتراضات ہیں جو کسی غیر مسلم نے میلاد پر نہیں کئے بلکہ اپنے آپ کو مسلمان کہلوانے والے، سرور کائنات ﷺ کا کلمہ پڑھنے والے اور اپنے آپ کو اہل حدیث کہلوانے والے لوگوں نے کئے ہیں۔ فخر کونین ﷺ وہ ہستی ہیں جنکی غیر مسلم بھی تعریف کرتے ہیں۔ مسلمانوں کا سر آج جو فخر سے بلند ہے تو وہ صرف اس لئے کہ ہمارا رسول پاک ﷺ بہت عظیم ہے، اسی وجہ سے ہماری عزت و پہچان ہے۔ کیا کوئی اپنی عزت و پہچان پر حملہ برداشت کر سکتا ہے؟ ہرگز نہیں!!! پھر ہم اپنے نبی پاک ﷺ سے نسبت رکھنے والے دن کو منانے پر حملہ کیسے برداشت کر سکتے ہیں؟ یاد رکھیے! زندہ قومیں اپنے رہنما کا دن نہیں بھولتیں۔ کیا ہم انکا دن منانا چھوڑ دیں جنکے

صدقے ہمیں نعمت ملی، نماز، روزہ، حج، زکوۃ، قرآن، کلمہ یہاں تک کہ رحمٰن جل جلالہ کی معرفت بھی ہمیں اپنے سرکار ﷺ سے ملی۔

ہمیں معلوم ہے کہ جن کے دلوں پر اللہ تعالی مہر لگا دیتا ہے وہ دلائل کو نہیں مانتے اور جنہوں نے نہ ماننے کی قسم کھا رکھی ہے وہ ان مدلل جوابات میں سے بھی کیڑے نکالیں گے مگر مقصد صرف اتنا ہے کہ ہمارے مسلک اہل سنت سے تعلق رکھنے والے بھائی اپنا ایمان مضبوط رکھیں اور اپنے سچے مسلک کی حقانیت پر ناز کریں۔ اللہ تبارک و تعالی سے دعا ہے کہ وہ جان کائنات ﷺ کے صدقے تمام مسلمانوں کی جان و مال، عزت و آبرو بالخصوص عقیدے اور ایمان کی حفاظت فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ

